سوال

میرا سوال میری بیوی اور میرے متعلق ہے، ہمارا تعلق "بہرہ" فرقہ سے ہے یہ شیعہ گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور انٹرنیٹ پر "مومنین ڈاٹ آرگو" اور "معلومات ڈاٹ کام" کے نام سے ویب سائٹ بھی ہے، میں اس فرقہ کی طرف منسوب تھا لیکن اللہ تعالی نے مجھے ہدایت دی اور میں صحیح دین پر آچکا ہوں میں نے یہ شادی اپنے والدین کی خاطر کی کیونکہ وہ کہتے تھے یہ ایک اچھی لڑکی ہے، اور شادی کے بعد ہر دینی مسئلہ میں میری اطاعت کریگی میں نے قرآن وسنت سے بیان کرنے کی پوری کوشش کی لیکن ابھی تک وہ اس کا انکار کررہی ہے، ہمارا سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ: یہ عورت اور عمومی طور پر یہ فرقہ علی رضی اللہ تعالی عنہ یا حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے مدد مانگتے اور ان کو وسیلہ بناتے ہیں میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ مثلا وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ مجھے حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے وسیلہ سے شفا عطا کر، یا میری مدد فرما، تو اس طرح حسین اللہ کے پاس جا کر اس کے لیے شفا طلب کرتے ہیں، تو اس طرح شفا مل جاتی ہے، یا پھر مطلوبہ مدد حاصل ہوجاتی ہے میری بیوی کی اس سے قبل عادت تھی وہ کہا کرتی ہے مدد یا حسین، یا پھر حسین مجھے شفا دو، یا مجھے بچا لو، میرے اعتقاد کے مطابق تو یہ شرک ہے، لیکن جب میں نے اس پر یہ واضح کیا کہ ایسا کرنا تو شرک ہے اس طرح وہ ایسا کرنے سے رک گئی، لیکن ابھی بھی وہ آئمہ کرام سے وسیلہ کی قائل ہے اور ان کے وسیلہ سے مانگتی ہے، اور بدعات وخرافات پر عمل کرتی ہے، کیا وسیلہ کی یہ قسم بھی شرک شمار ہوتی ہے؟ کیا اللہ سبحانہ وتعالی نے کئی ایک آیات میں یہ بیان کیا ہے کہ ہم اس کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کریں؟ جو کچھ وسیلہ وغیرہ جیسے فعل کرتی ہے کیا وہ شرک ہے تو کیا اس سے میری شادی صحیح ہے، اور کیا شرک کفر ہے، اور کیا کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز ہے؟ ان کے امام اور بڑے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے سامنے جھکا جائے، اور ان کی قدم بوسی کی جائے، اور قبروں پا جایا جائے، اور فوت شدگان کے سامنے بھی رکوع کیا جائے، اور ان کا اعتقاد ہے کہ یہ لوگ انہیں ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائینگے، اور یہ لوگ اذان میں علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام بھی لیتے ہیں، نماز میں تشہد کے دوران بھی علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لیتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک بدعات پر عمل پیرا ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک بار علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لے کر اللہ تعالی سے دعا کی تھی، اور اس کے علاوہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابو بکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم پر بھی سب وشتم اور لعن طعن کرتے ہیں ان کا کہنا ہے: انہوں نے فاطمہ اور علی رضی اللہ تعالی عنہما کو تکلیف واذیت دی تھی، میں نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے وہ بہت زیادہ خرافات میں سے بہت ہی قلیل سا ہے، اور اب تک ان لوگوں کو حج پر جانے اور اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کی اجازت حال ہے، اور مکہ میں بدعات وخرافات کرنے کی کھلی چھٹی ہے میرے بھائی آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس سوال کا جتنی جلدی ہو جواب دیں، کیونکہ اگر اس عورت سے میری شادی جائز نہیں تو میں زنا کر رہا ہوں! اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ مجھے اور مومنوں کو شرک اور ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے، آمین یا رب العالمین

جواب

الحمد للہ

اول:

الموسوعہ المیسرۃ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرۃ میں بہرہ کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:

یہ فرقہ اسماعیلی مستعلی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو کہ امام مستعلی اور اس کے بعد الآمر اور اس کے بعد اس کے بیٹے طیب کی امامت کے قائل ہیں، اسی لیے انہیں الطیبۃ بھی کہا جاتا ہے، یہ برصغیر پاک وہند اور یمن کے اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، انہوں نے سیاست ترک کر کے تجارت اختیار کی اور ہندوستان پہنچے اور ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے افراد سے میل جول کے بعد یہ بہرہ کے نام سے معروف ہوئے ہیں، اور بہرہ قدیم ہندی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی تاجر ہے

امام طیب (525ھ) میں پردہ پوش ہوا، اوراس کی نسل سے اب تک کسی بھی امام کے متعلق کچھ معروف نہیں، حتی کہ ان کے نام تک غیر معروف ہیں، اوربہرہ فرقہ کے علماء کرام خود بھی ان کے متعلق کچھ نہیں جانتے

بہرہ میں دوفرقے ہیں :

1 بہرہ داودیہ : یہ قطب شاہ داود کی طرف منسوب ہیں اور برصغیر پاک میں دسویں صدی ہجری سے پائے جاتے ہیں، ان کا مبلغ بمبئی میں رہتا ہے .

2 بہرہ سلیمانیہ : یہ سلیمان بن حسن کی طرف منسوب ہیں، اوران کا مرکز آج تک یمن میں ہی پایا جاتا ہے انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الیسرۃ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرۃ (389/2).

دوم :

بہرہ کئی قسم کے منحرف عقائد پر مشتمل ہے اوریہ باطنی ہیں جوکہ شیعہ فرقہ میں سے ہیں، لیکن ان کااپنے اماموں کے متعلق غلو رافضی شیعہ سے بھی بڑھ کر ہے، ذیل میں ہم ان کے چند ایک عقائد پیش کرتے ہیں :

1 یہ مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا نہیں کرتے

عقیدہ میں ظاہری طور پر یہ سارے معتدل اسلامی فرقوں کے عقائد کے مشابہ ہیں

3 ان کا باطن کچھ اور ہے، یہ نماز تواداکرتے ہیں، لیکن ان کی یہ نمازاپنے امام اسماعیلی کےلیے ہوتی ہے جوطیب بن آمر کی اولاد سے ہے

4 باقی مسلمانوں کی طرح یہ بھی مکہ مکرمہ حج کرنے جاتے ہیں، لیکن ان کا کہنا ہے کہ کعبہ امام کا نشان ہے انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الیسرۃ (390/2).

ان کااپنے اماموں کے بارہ میں غلوکرنے کی کئی ایک صورتیں ہیں : اس کو سجدہ بھی کرتے ہیں، اورسب مرد وعورت اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ چومتے ہیں، ہم ذیل میں اس سلسلہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے جاری کردہ بعض فتاوی جات ذکر کرتے ہیں :

1 مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا :

بہرہ فرقہ کے بڑے علماء اس پر مصر ہیں کہ ان کی اتباع کی جائے اورجب بھی ان کی زیارت کی جائے توان کے سامنے سجدہ کیا جائے، کیا ایسا کوئی عمل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کے دور میں پایا گیا ہے

ابھی کچھ ایام قبل پاکستان کے ایک معروف اخبار (1977/10/6م) میں ایک بہرہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے شخص کی تصویر چھپی ہے جواپنے ایک بڑے عالم دین کو سجدہ کررہا ہے، آپ کی اطلاع کےلیے ہم اس کی فوٹو کاپی بھی ساتھ ارسال کررہے ہیں برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" سجدہ عبادات کی ان اقسام میں شامل ہوتا ہے جواللہ سبحانہ وتعالی نے اپنےلیے مخصوص کی ہیں، اوریہ ایک قرب ہے جس کےلیے بندہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کا قرب حاصل کرتا

ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو النحل (36).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور آپ سے قبل بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو الانبیاء (25).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے :

اور دن رات اور سورج وچاند بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہیں، تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کےلیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے حم السجدۃ (37).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نےاپنے بندوں کو سورج وچاند کے سامنے سجدہ کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ یہ دونوں تو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور مخلوق ہیں، اس لیے یہ نہ تو سجدہ کے مستحق ہیں، اور نہ ہی کسی اور عبادت کے مستحق ہیں

بلکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تو یہ حکم دیا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی جو کہ ان دونوں یعنی سورج وچاند کو بھی اور دوسری اشیاء کو بھی پیدا کرنے والا ہے صرف اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوں، اس لیے اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام بلکہ یہ شرک کہلاتا ہے، لہذا کسی بھی مخلوق کے سامنے سجدہ کرنا صحیح نہیں

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنس رہے ہو؟ اور روتے نہیں ؟ (بلکہ) تم کھیل رہے ہو، اب اللہ کے سامنے سجدے کرو، اور (اسی کی) عبادت کرو النجم (59-62).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی اکیلے کو سجدہ کیا جائے، پھر اللہ عزوجل نے عموم بیان کرتے ہوئےاپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ وحدہ کےلیے کریں اور عبادت میں کسی بھی مخلوق کو شریک مت کریں

چنانچہ جب بہرہ فرقہ کے لوگوں کی حالت یہ ہے جیسا کہ سوال میں بیان ہوئی ہے : تو ان کا اپنے بزرگوں اور بڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہونا ان کی عبادت ہے اور انہیں الہ بنانا ہے، اور انہیں اللہ کے ساتھ شریک بنانے کے مترادف ہے، یا پھر اللہ کے علاوہ انہیں معبود بنانا ہے، اور ان بزرگوں اور بڑوں کا اپنے فرقے کے لوگوں کو ایسا کرنے کا حکم دینا یا پھر ایسا کرنے پر ان بزرگوں اور بڑوں کا راضی ہونا اسے طاغوت بنا دیتا ہے جو اس کی بنفس نفیس عبادت کی دعوت ہے، اس لیے دونوں فریق یعنی تابع اور متبوع دوسرے معنوں میں جو سجدہ کر رہا ہے اور جو بزرگ سجدہ کروا رہا ہے دونوں ہی اللہ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کر کے ملت اسلام سے خارج ہوگئے ہیں، اللہ محفوظ رکھے

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2/382-383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا :

سب عورتیں اس کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہیں، کیا اسلام میں جائز ہے کہ عورت کسی غیر محرم عالم دین کا ہاتھ چھوئیں، یہ عمل کسی بڑے عالم دین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس عالم دین کے خاندان کے سارے افراد کے ساتھ یہی عمل کیا جاتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"اول :

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ بہرہ فرقہ کی عورتیں اپنے بڑے اور بزرگ عالم کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں، بلکہ عورتیں اس بزرگ کے خاندان کے سارے افراد کی قدم بوسی کرتی ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی خلفاء راشدین سے ایسا ثابت ہے کہ عورتیں ان کی قدم بوسی کرتی ہوں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مخلوق کی تعظیم میں غلو ہوتا ہے جو کہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے

دوم :

کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، اور نہ ہی اس کے لیے کسی عورت کے جسم کو چھونا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد اور خرابی پائی جاتی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا ذریعہ ہے جو اس سے بھی بڑا شر اور برائی یعنی زنا اور زنا کے وسائل ہیں

اور پھر صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، اور چوری نہ کریں گی، اور زنا کاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں، بیشک اللہ تعالی بخشنے اور معاف کرنے والا ہے الممتحنۃ (12).

عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا :

مومن عورتوں میں سے جو کوئی عورت بھی ان شروط کا اقرار کرتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے : "میں نے تجھ سے بیعت کر لی" یعنی کلام کرتے، اللہ کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کبھی بھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح بعیت کیا کرتے تھے "میں نے تجھ سے اس پر بیعت لی"

متفق علیہ، یعنی اسے صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت کرتے وقت مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صرف کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے حالانکہ مصافحہ کا تقاضا بھی موجود تھا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت و عصمت بھی مسلمہ تھی، اور آپ کی بنسبت خرابی و فتنہ کا بھی کوئی خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرتے وقت عورت سے ہاتھ نہیں ملایا، اس لیے آپ کی امت کو تو بالاولی اجنبی عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ یہ تو ان کے لیے حرام ہے، چہ جائیکہ عورتیں اس شخص اور اس کے خاندان کے باقی افراد کے ہاتھ پاؤں چومیں، صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میں عورتوں میں سے مصافحہ نہیں کرتا"

اسے نسائی اورابن ماجہ نے روایت کیا ہے

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے الاحزاب (21).

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2/383-385).

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا :

بہرہ فرقہ کے بڑے عالم کا دعوی ہے کہ وہ اپنے مریدوں اور متبعین کی نیابت میں روح اور ایمان (یعنی دینی عقائد) کا کلی مالک ہے ، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"اگر بہرہ فرقہ کا بڑا عالم وہ دعوی کرتا ہے جو سوال میں بیان کیا گیا ہے تو اس کا یہ دعوی باطل ہے ، چاہے اس کا روح اور ایمان کا مالک ہونے کے دعوی سے مراد یہ ہو کہ ایمان اور روح اس کے ہاتھ میں ہیں وہ اسے جس طرح چاہے پھیر سکتا ہے ، اور دلوں کو وہ جس طرح چاہے پھیر کر انہیں ایمان کی ہدایت دے یا پھر انہیں سیدھی راہ سے گمراہ کر دے ، کیونکہ اس کا مالک تو صرف اللہ عزوجل ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا مالک نہیں ؛ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

چنانچہ جسے اللہ تعالی ہدایت سے نوازنا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے ، اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے ، جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے ، اسی طرح اللہ تعالی ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے الانعام (125).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے :

اللہ تعالی جس کو ہدایت دے تو وہ راہ راست پر ہے ، اور جسے وہ گمراہ کر دے ، تو اس کے لیے آپ کو کوئی راہنما اور کارساز ملنا ناممکن ہے الکھف (17).

اس کے علاوہ اس موضوع کی اور بھی بہت آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی دلوں کو ہدایت و گمراہی کی طرف پھیرتا ہے اور کوئی نہیں ، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بندوں کے دل اللہ رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دیتا ہے "

صحیح مسلم

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے :

"یا مقلب القلوب ، ثبت قلبی علی دینک "

اے دلوں کو پلٹانے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے

یا بہرہ فرقہ کے اس سردار اور بڑے نے روح اور ایمان کا کلی مالک ہونے سے یہ مراد لیا ہے کہ وہ اپنی جماعت اور افراد کے ایمان کا نائب ہے کہ صرف اس کا ایمان ہی کافی ہے اور انہیں ایمان لانے کی ضرورت نہیں ، اور انہیں اس کا ثواب بھی حاصل ہوگا ، اور وہ اس طرح عذاب سے بھی نجات حاصل کرلیں گے چاہے وہ برے عمل بھی کرتے رہے اور جرائم کے مرتکب ٹھریں ، یہ اعتقاد تو قرآن مجید میں بیان کردہ عقیدہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جو کوئی نیکی کرے تو اس کا اجر اس کے لیے ہے ، اور جو وہ برائی کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے البقرۃ (286).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے :

ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے الطور (21).

اور ایک جگہ اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے ، مگر دائیں ہاتھ والے ، کہ وہ باغات وبہشتوں میں بیٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال کرینگے ، تمہیں کس چیز نے دوزخ میں ڈالا ؟ المدثر (38-42).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

جوئی کوئی بھی برا عمل کریگا اسے اس کی سزا دی جائیگی ، اور وہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست نہیں پائیگا اور نہ ہی کوئی مددگار ، اور جو کوئی نیک وصالح علم کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے ، اور کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا النساء (123-124).

اور رب ذوالجلال کا فرمان ہے :

اور انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش وسعی کی ہوگی النجم (39).

اور ایک جگہ فرمایا :

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہ اٹھائیگا ، اور اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیگا چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو فاطر (18).

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق بہت ساری آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا چاہے وہ برا عمل ہو یا اچھا ، اور اس لیے بھی کہ

صحیح حدیث میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :

اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں الشعراء (214).

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرمایا :

"اے قریش کی جماعت یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تم اپنے آپ کو بچا لو میں اللہ سے تمہارے کچھ کام نہیں آؤنگا، اے عباس بن عبدالمطلب میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آسکوں گا، اے فاطمہ بنت محمد تم میرے مال سے جو چاہو مانگ لو میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آؤنگا"

متفق علیہ

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2/385-387).

اور یہ بھی دریافت کیا گیا :

اس کا دعوی ہے کہ وہ وقف کردہ املاک کا مالک کلی ہے، اور سب صدقات کا اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں لے سکتا، اور وہ زمین پر اللہ ہے، اسی طرح ان کے بڑے اور بزرگ طاہر سیف الدین طاہر کا بمبئی ہائی کورٹ میں عدالت کے سامنے بھی یہی دعوی تھا، اور اسے اپنے پیروکاروں پر پوری قدرت ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

سوال میں جو بہرہ فرقے کے بڑے کا دعوی بیان کیا گیا ہے کہ "وہ سب وقف کردہ املاک کا مالک کلی ہے، اور وہ سب صدقات پر کوئی حساب نہیں دیگا، اور وہ زمین پر اللہ ہے"

یہ سب دعوے باطل ہیں، چاہے اس کی جانب سے ہوں یا کسی اور کی جانب سے صادر ہوئے ہوں : پہلا دعوی اس لیے باطل ہے کہ :

وقف کردہ بعینہ چیز کسی کی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ اور نفع ملکیت ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جس کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا فائدہ اس کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں، اس لیے ان بہرہ کا بڑا اور سردار کسی بھی بعینہ وقف کردہ چیز کا مالک نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے فائدے کا مالک ہے صرف اس کے فائدہ کے ملکیت اسی چیز کی حاصل ہوگی جو صرف اس کے لیے وقف کی گئی ہو اور وہ اس کا اہل بھی ہو

رہا دوسرا دعوی کہ : اس کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا : یہ اس لیے باطل ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال پر اس کا محاسبہ ہوگا کہ وہ صدقات و خیرات وغیرہ میں کس طرح تصرف کرتا رہا، یہ محاسبہ کتاب و سنت کی نص اور اجماع امت سے ثابت شدہ ہے

رہاتیسرا دعوی کہ : وہ زمین میں اللہ ہے : یہ صریحا کفر ہے ، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرے وہ طاغوت ہے جواپنے آپ کو الہ بنانے اور اپنی عبادت کی دعوت دے رہا ہے ، اور اس چیز کا بطلان توایسا ہے کہ یہ دین کی ضروری معلوم اشیاء میں شامل ہوتی ہیں اور ہر ایک کو اس کا علم ہے

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2/387-388).

کمیٹی کے علماء کرام سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

اس کا یہ بھی دعوی ہے کہ اسے اس طرح کے اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے کا حق حاصل ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"اگر توہر فرقے کے بڑے علماء کا یہی طریقہ اوراوصاف ہیں جواوپر کئی ایک سوالات میں بیان ہوئے ہیں : تواس کےلیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ارتکاب کردہ شرکیہ اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے برات کا اظہار کرے ، بلکہ اسے توان کی نصیحت قبول کرنی چاہیے ، اوراپنے آپ کو معبود والہ بنانے سے باز آجانا چاہیے ، اورایسے دعوؤں سے اجتناب کرنا چاہیے جواللہ عزوجل کےلیے مخصوص ہیں ، اوراللہ کے علاوہ کوئی اوراس سے متصف نہیں ہوسکتا : یعنی الوہیت ، اورروح ودلوں کا مالک ہونا یہ سب اللہ عزوجل کے خصائص میں شامل ہے ، اوراس کااپنے اردگرد افراد کواپنی عبادت کی دعوت دینا ، اوراس کے اوراس کے خاندان کے افراد میں غلو کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی وانکساری سے جھکنا اور گڑگڑانے کی دعوت دینا بھی جائز نہیں

بلکہ اس بڑے کے شرک وکفر پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ اگروہ اپنی گمراہی وضلالت اور کفر وشرک سے باز نہیں آتا اوران کی نصیحت قبول نہیں کرتا ، اورنہ ہی وہ کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہے تو وہ اس شخص اوراس کے پیروکاروں اوراس طرح کے دوسرے طاغوتوں اورطاغوت کی عبادت کرنے والوں سے براءت کا اظہار کریں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم سب اکٹھے ہوکراللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو آل عمران (103).

اورایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

یقینا تمہارےلیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے ، ہر اس شخص کےلیے جواللہ تعالی اورآخرت کے دن کی توقع رکھتا اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے   الاحزاب (21).

اورایک مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے :

اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول مبعوث کیا کہ لوگو صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو النحل (36).

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالی ہے :

اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع بھی کرتے ہیں، یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت سے نوازا اور یہی عقلمند ہیں الزمر (17-18).

اور ایک مقام پر فرمایا :

تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں اور براءت کا اظہار کرتے ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی الممتحنۃ (4).

حتی کہ اللہ عزوجل نے فرمایا :

یقینا تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالی بالکل بے نیاز ہے، اور اسی کی حمد و ثنا ہے الممتحنۃ (6).

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2/388-389).

اور آخر میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

"اگر تو بہرہ فرقے کے بڑے اور رئیس اور اس کے پیروکاروں کا فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے سوالات میں بیان کیا ہے تو وہ لوگ کافر ہیں، اور وہ دین اسلام کے اصول و قواعد پر ایمان نہیں رکھتے، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے راہنمائی لیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالی اور اس کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان لانے والوں کو تنگ کریں جس طرح ہر امت کے کفار نے اللہ کی جانب سے ان کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے رسولوں کے ساتھ کیا اور انہیں ہر طرح سے تنگ و پریشان کیا

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عفیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (390/2).

بہرہ فرقے کے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے حصول کے لیے خادم حسین الٰہی بخش کی کتاب " برصغیر میں مسلمان معاشرے کے انحراف پر مغربی فکر کے اثرات " کا مطالعہ ضرور کریں

سوم :

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے سب مسلمانوں کے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ : بہرہ فرقے کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے ، اور اسی طرح ان کے مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کرنا بھی حرام ہے ، اور یہ فرقہ باطنی ہے جو اسلامی اصولوں کی مخالفت کرتا اور اسلامی بنیادوں کو گراتا ہے

اور آپ کو بیوی کو چاہیے کہ یا تو وہ اس فرقہ سے مکمل طور پر واضح براءت کا اظہار کرے ، اور جن فاسد عقائد پر وہ ہیں ان کی وجہ سے وہ انہیں کافر گردانے , وگرنہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں ، اور آپ کا اس سے نکاح فسخ ہو گا ، اور آپ کو اس کے کفر وارتداد کا علم ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ رہنا اور اس سے جماع کرنا زنا شمار ہو گا ، یہ یہودیہ اور عیسائی عورت کی طرح نہیں ؛ کیونکہ وہ تو اہل کتاب میں شامل ہوتی ہیں ، لیکن بہرہ فرقہ تو باطنی اور کافر ہے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

107544